جلد ۳۴ | یکم ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ ہش | ۲۸ صفر ۱۳۶۵ ھ | یکم فروری ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۸

صوبہ سرحد کے احمدیوں کیلئے ہدایت

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

صوبہ سرحد کے احمدیوں کو میں اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کے فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے اس دفعہ اس صوبہ میں کوئی اختلاف نہیں ہونا چاہیئے۔ اور سب لوگوں کو مرکزی مسلم لیگ کی شاخ کے نمائندوں کو ووٹ دینے چاہئیں۔ اور انہی کی مدد کرنی چاہیئے۔ ان کے خلاف جو لوگ آزاد مسلم لیگی ٹکٹ پر کھڑے ہوئے ہیں۔ وہ ذاتی رنجشوں کی بناء پر کھڑے ہوئے ہیں۔ کوئی سیاسی قومی سوال ان کے سامنے نہیں۔ اس وقت ان ذاتی رنجشوں کو بھول جانا چاہیئے۔ میں نے تو پنجاب میں مسلم لیگ کو یہاں تک پیشکش کر دی تھی۔ کہ اگر وہ یہ فیصلہ قطعی طور پر کر دیں۔ کہ مسلم لیگ میں احمدی شامل ہو سکتے ہیں۔ اور اسی طرح ان کے حقوق ہونگے جس طرح دوسرے لوگوں کے۔ تو میں سب احمدی امیدواروں کو بٹھا دیتا ہوں۔ مگر افسوس کہ احرار وغیرہ سے ڈر کر انہوں نے اس فیصلہ کی بھی جرأت نہیں کی۔ گو فرداً فرداً دو درجن سے زیادہ مسلم لیگ نمائندوں نے اور بعض ضلع لیگوں نے ہم سے مدد طلب کی ہے۔ اور ہم نے مدد دی ہے۔ پس صوبہ سرحد جو گویا ہندوستان کی چھاؤنی ہے۔ اس میں مسلمانوں میں اختلاف کو میں بالکل نامناسب سمجھتا ہوں۔ اور ہر احمدی سے امید کرتا ہوں۔ کہ جہاں بھی ہو صوبہ سرحد کے مرکزی لیگ کی شاخ کے مقرر کردہ امیدوار کی حمایت کرے۔ اس کے حق میں ووٹ دے اور اپنے زیر اثر لوگوں سے اسے ووٹ دلوائے۔ اور اسکے حق میں اپنے علاقہ میں پورے زور سے کارروائی کرے۔

خاکسار:- مرزا محمود احمد ۳۰/۱/۴۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ فالحمد للہ

آج ساڑھے گیارہ بجے دن تعلیم الاسلام کالج کے وسیع میدان میں حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے بہت بڑے مجمع کے ساتھ جن میں خواتین بھی کافی تعداد میں شامل ہوئیں۔ نماز استسقاء پڑھائی۔ اور اللہ تعالےٰ سے مفید اور نفع مند باران رحمت برسانے کے لئے دعا کی گئی۔

مکرم شیخ عبد الواحد صاحب مولوی فاضل واقف زندگی مقیم طہران (ایران) کو اللہ تعالےٰ نے لڑکی عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ صفر ۱۳۶۵ھ مطابق یکم ماہ تبلیغ ۱۳۲۵ھش

مسلمانوں کی ترقی کس طرح ہو سکتی ہے

از ایڈیٹر

ایک مسلمان اخبار نے یہ سوال اٹھا کر "مسلمانوں کی ترقی کیوں نہیں ہوتی"۔ اور اسکی یہ تشریح کرتے ہوئے۔ کہ "پچاس برس سے مسلمان ترقی ترقی پکار رہے ہیں۔ اور عروج اور اقبالمندی کے پروگرام مرتب کر رہے ہیں۔ لیکن پھر بھی کیا بات ہے۔ کہ ترقی کی لیلائے گریزپا کا محمل دور ہی رہتا ہے"۔ اسکی دو وجوہ پیش کی ہیں۔ ایک یہ کہ

"سرسید مرحوم کے زمانہ سے مسٹر جناح کے زمانہ تک راہ ترقی پر جتنے قدم اٹھے۔ ان میں یا تو اسلام کے کسی جزو کو بطور مقصد اختیار کیا گیا تھا۔ یا مسلمانوں کے دنیوی مقاصد میں سے کسی ایک مقصد کو بنائے تحریک بنایا گیا تھا"۔

دوسری یہ کہ:۔

"ان تحریکوں کو کامیاب کرنے کے لئے جماعتی تنظیم دنیا کی مختلف انجمنوں اور پارٹیوں کے ڈھنگ پر کی گئی .... پھر ان تحریکوں میں ہر قسم کے آدمی اس مفروضہ پر بھرتی کر لئے گئے۔ کہ جب یہ مسلمان قوم میں پیدا ہوئے ہیں۔ تو لازماً مسلمان ہونگے لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ارکان سے لیکر لیڈروں تک بکثرت بلکہ بالعموم ایسے آدمی ان جماعتوں میں داخل ہو گئے۔ جو اپنی سیرت کے اعتبار سے سخت ناقابل اعتماد تھے۔ اور کسی بار امانت کو سنبھالنے کے لائق نہ تھے۔ جو تحریکیں دنیوی مقاصد کے لئے جاری ہوئیں۔ ان سے تو کبھی دیانتدار آدمیوں نے تعلق ہی نہ رکھا۔ مگر جو تحریکیں اسلام کے جزو کو لیکر اٹھائی گئیں ان کا بھی یہ حال رہا کہ ان میں سب سے آگے آنے والے زیادہ تر وہ لوگ تھے۔ کہ ان کو صف آخر میں بھی جگہ نہیں دی جا سکتی تھی"۔

یہ دونوں وجوہ نہایت معقول اور وزنی ہیں۔ ان کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں کوئی ایسا شخص یا اشخاص نہیں۔ جو مسلمانوں کے سامنے "صرف اسلام اور پورا اسلام" پیش کرتے۔ اور مسلمانوں کی تنظیم دنیا کی مختلف انجمنوں اور پارٹیوں کے ڈھنگ پر نہ رکھتے۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو طریق اختیار فرمایا تھا۔ وہ اختیار کرتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مسلمان ہر تحریک کے بعد ترقی کی بجائے اور انحطاط کی طرف چلے گئے۔ لیکن اس کی بجائے اور ہوتا بھی کیا۔ جب کہ مسلمان اپنی بدقسمتی اور جہالت کی وجہ سے ایسے لوگوں کے پیچھے چلے جنہیں خود اسلام کی واقفیت نہ تھی اور جب آج تک کی تگ و دو کا نتیجہ یہ امر واقع ہے کہ مسلمانوں کی کوئی جماعتی تنظیم کامیاب نہیں ہوئی"۔ تو نہایت ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہئے۔ کہ یہ نقائص کس طرح دور ہو سکتے ہیں۔ اور مسلمان ترقی کی شاہراہ پر کس طرح چل سکتے ہیں؟

افسوس کہ اس مرحلہ پر آکر متین اور سنجیدہ کہلانے والے اور غور و فکر کے عادی لوگ بھی لاپرواہی یا پھر بزدلی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور اصل حقیقت کا اعتراف کرنے سے کتراتے ہیں۔ ورنہ صاف بات ہے۔ کہ جب اس وقت تک کی تمام ایسی تحریکیں جو لوگوں نے اپنی طرف سے کیں۔ ناکام ہو چکی ہیں۔ تو اب صرف ایک ہی پہلو باقی ہے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کی ترقی اور تنظیم کے لئے کوئی پاکباز کھڑا ہو کر خدا کے ماموریں کے طریق پر مسلمانوں کی تنظیم کا بیڑہ اٹھائے۔ یہی وہ بات ہے۔ جسے مسلمانوں کے ذہن نشین کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دن رات کوشاں رہے اور اعلان فرمایا۔ کہ

"اس زمانہ میں مسلمانوں میں نہایت درجہ کا اختلاف واقع ہے۔ اور کوئی ایسا عقیدہ باقی نہیں رہا جس میں مسلمانوں کے فرقوں میں اختلاف اور نزاع نہ ہو۔ اور لوگوں کی طبیعتوں نے ایک حکم چاہا جو عدل اور انصاف سے فیصلہ کرے۔ سو خدا تعالیٰ نے مجھے حکم مقرر فرما دیا"۔

(نجم الہدیٰ)

دنیا میں صرف اور صرف یہی ایک ایسی تحریک ہے۔ جو ان نقائص سے بالکل پاک ہے۔ جنہیں مسلمانوں کی تحریکوں کی ناکامی کا باعث قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس تحریک کی بنیاد مسلمانوں کی ہر پہلو سے اصلاح پر رکھی گئی۔ اور اسی تحریک کو قبول کرنے والوں کے لئے خاص شرائط اور پابندیاں تجویز کی گئی ہیں۔ جو اسلام کی تعلیم پر خود عمل کرنے اور اسلام کو دنیا میں پھیلانے کے متعلق ہیں۔ ان شرائط کی پابندی کئے بغیر کسی کو اس تحریک میں داخل نہیں کیا جاتا۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ایسی کفر شکن فوج تیار ہو چکی اور ہو رہی ہے۔ جو اپنے امام کی آواز پر اپنا سب کچھ نثار کر رہی۔ اور دنیا کے گوشے گوشے میں اسلام کی صداقت پہنچا رہی ہے۔

یہ ہے اصل تنظیم جو مسلمانوں کو دینی اور دنیوی

جماعت احمدیہ کے لئے ایک اہم اعلان

دوست ایک دوسرے تک اس کا مضمون پہنچانے کی کوشش کریں

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

یہ سال چونکہ پارٹی سسٹم پر الیکشن کا پہلا سال ہے۔ اس لئے اس دفعہ الیکشنوں میں سخت گڑبڑ ہو رہی ہے۔ احمدیہ جماعت کے لئے خاص طور پر مشکلات ہیں کیونکہ پارٹی کے طور پر انکو نہ مسلم لیگ نے شامل کیا ہے۔ اور نہ زمیندارہ لیگ نے۔ ہاں بعض افراد کے ساتھ مسلم لیگ نے اور بعض کے ساتھ یونینسٹ نے تعاون کیا ہے مثلاً یونینسٹ نے نواب محمد الدین صاحب اور چوہدری انور حسین صاحب کو ٹکٹ دیا ہے۔ اور مسلم لیگ نے عبد الغفور صاحب قمر کو۔ پھر بعض لوکل حلقوں میں لیگ احمدیوں کی مخالفت کر رہی ہے۔ اور بعض جگہ ان سے تعاون کر رہی ہے۔ اور بعض جگہ یونینسٹ احمدیوں کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور بعض جگہ ان سے تعاون کر رہے ہیں۔ ان حالات میں طبعاً جماعتی پالیسی مختلف علاقوں میں مختلف صورتیں اختیار کر گئی ہے۔ پھر بعض جگہ ایک پارٹی احمدیوں سے کوئی حسن سلوک کرتی ہے۔ تو دوسری جگہ اس کے احسان کے بدلہ کیلئے احمدیوں کو اسکی مدد کرنی پڑتی ہے اس وجہ سے مرکز کو تمام جماعتوں کی رپورٹوں کی بناء پر بعض دفعہ فیصلہ کے بعد فیصلہ بدلنا پڑتا ہے اس سے جماعت کو گھبرانا نہیں چاہئے۔ بلکہ اگر وہ اپنے سیاسی حقوق کو محفوظ کرنا چاہتی ہے تو اسے ہر منٹ پر مرکزی ہدایت کے مطابق اپنی پالیسی بدلنے کیلئے تیار رہنا چاہئے۔ اس سے جسمانی اور دماغی کوفت تو ضرور ہو گی لیکن سارے صوبہ کے احمدیوں کے مفاد چاہتے ہیں۔ کہ مقامی افراد اپنے احساسات کو قربان کر دیں تا مجموعی طور پر جماعت کا فائدہ ہو۔ اور یہی ایک عقلمند کا شیوہ ہوتا ہے۔ اور ہونا چاہئے ✦ والسلام

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد

۲۸-۱-۴۶

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو

لنڈن میں مجاہدین اسلام کے استقبال اور تقریب خوش آمدید کا ایمان افروز نظارہ

"سلامتی کے شہزادے کے پیغامبر"

جنگ سے جھلسے ہوئے یورپ پر باران رحمت

توحید کے علمبردار تثلیث کے مرکز میں

از جناب چودھری مشتاق صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ مجاہد اسلام

(بذریعہ ہوائی ڈاک)

۱۴ ماہ صلح ۱۳۲۵ہش۔ بروز دوشنبہ بوقت ۲½ بجے بمقام لورپول سرزمین انگلستان پر نو واقفین تحریک جدید مجاہدین اسلام نے قدم رکھا غازیان اسلام کا یہ مختصر سا قافلہ گو ظاہری ساز و سامان سے تہی دست تھا۔ لیکن ساڑھے تیرہ سو سال قبل کے مجاہدین کی طرح فتح و کامیابی کے یقین سے پر تھا۔ اور لورپول پہنچتے ہی اس نے انگلستان کے پریس کو اپنی طرف متوجہ پایا (یہاں کے نہایت مؤقر روزنامہ مانچسٹر گارڈین Manchester Guardian ۱۵ جنوری کی اشاعت میں یہ خبر شائع کی۔

"مبلغین اسلام"

جب نو اسلامی مبلغین جو سب جماعت احمدیہ کے اراکین ہیں سبز عمامے اور قومی لباس زیب تن کئے کل لورپول کی بندرگاہ پر اترے۔ تو وفد کے امیر نے ایک نامہ نگار کو بتایا۔ کہ وہ اور تین مبلغین جو پہلے ہی یہاں پہونچ چکے ہیں انگلستان اور یورپ میں اسلام کی اشاعت کے لئے آئے ہیں۔ امیر وفد نے فرمایا۔

"ہمارا ایمان ہے کہ جیسا تیرہ سو سال قبل عظیم الشان نبی (علیہ السلام) نے خبر دی۔ مسیح مبعوث ہو چکا ہے۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ دنیا کو مستقبل میں امن اسلام کے ذریعہ ہی نصیب ہو گا۔ جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) نے پیشگوئی فرمائی ہے۔ اسلام کا سورج مغرب سے طلوع ہو گا۔ یعنی یورپین اقوام اور مغربی لوگ ایک دن اسلام قبول کر لینگے"!

لنڈن کے سٹیشن یوسٹن پر

یہ مبارک قافلہ اسی روز ۱۱ بجے شب بندرگاہ سے لنڈن کے یوسٹن Euston سٹیشن پر پہنچا۔ احباب جماعت کے علاوہ ڈیلی سکیچ (Daily Sketch) کے نامہ نگار اور فوٹوگرافر موجود تھے۔ انہوں نے متعدد فوٹو لئے۔ اور جناب امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن مولوی جلال الدین صاحب شمس ملک عطاء الرحمن صاحب امیر وفد اور دیگر اراکین وفد سے معلومات حاصل کیں۔ ڈیلی سکیچ نے ملک عطاء الرحمن صاحب کا فوٹو درمیان میں دیتے ہوئے حسب ذیل خبر دی۔

"اسلام کے نو سفراء یہاں آئے ہیں۔

از نامہ نگار ڈیلی سکیچ

ملک عطاء الرحمن صاحب نے جو یورپ میں آنے والے مبلغین اسلام کے وفد کے امیر ہیں جونہی لورپول ایکسپرس کل رات یوسٹن سٹیشن پر پہونچی۔ تیسرے درجہ کے کمرہ سے فوراً اپنا سر باہر نکالا۔ اور السلام علیکم کہا ملک عطاء الرحمن صاحب اور ان کے ساتھیوں کے سروں پر جو سبز اور سفید پگڑیاں باندھے ہوئے تھے اسلام کا پیغام برطانیہ اور یورپ کو پہنچانے کے لئے قادیان پنجاب سے تین ہزار میل کے سفر کی آخری منزل تھی۔

پلیٹ فارم پر مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن انہیں خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھے۔ انہیں اس بات پر خاص فخر تھا۔ کہ ان کی مجلس استقبالیہ میں ان کے ساٹھ نو مسلموں میں سے آگسٹس پنشن یافتہ پولیس افسر سکنہ ویسٹ ہل وانڈز ورتھ ایک نو مسلم بھی ہیں۔

یہ نو مبلغین مسجد لنڈن واقعہ ملروز روڈ

ایر ڈپو میں قیام کرینگے۔ کچھ اس ملک میں کام کرینگے باقی جرمنی۔ فرانس۔ سپین اور اٹلی بھیج دیئے جائینگے۔ جناب مولوی شمس صاحب نے فرمایا۔ کہ جنگ سے قبل سارے یورپ میں ہمارے مبلغین موجود تھے۔ ان کو ہندوستان واپس جانا پڑا۔ مگر اب ہم پھر انہیں بھیجنا شروع کر رہے ہیں"۔

ملک عطاء الرحمن صاحب نے اس پر اضافہ کرتے ہوئے فرمایا۔ "جنگ کی تباہ کاریوں کے بعد دنیا میں امن لانے کے لئے ہمارے لئے یہ ایک بڑا عمدہ موقعہ ہے۔

قیام وطعام

یوسٹن سے سب احباب کو مسجد میں لایا گیا۔ جہاں ان کے لئے خدا کے فضل سے حتی الامکان تسلی بخش طور پر رہائش کا انتظام کیا ہوا تھا۔ اور ہمارے ایک انگریز نو مسلم اس امر کے اہتمام کے لئے کہ معزز دوستوں کے آتے ہی کھانا پیش کیا جائے گھر پر ہی رہے تھے۔ سوائے ایک دو کے عموماً جہاز میں تمام کی طبیعت ٹھیک رہی۔ اور خوب ہشاش بشاش تھے۔ البتہ جب اپنے آقا (اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ) کی صحت و عافیت کے متعلق ہم ان سے پوچھتے۔ کہ جب وہ روانہ ہوئے۔ تو حضور کی طبیعت کیسی تھی۔ یا وہ ہم سے پوچھتے کہ کیا کوئی تازہ خبر ہوائی ڈاک میں آئی ہے۔ تو فکر و تشویش کے آثار نمایاں ہو جاتے تھے۔

پریس ایجنسیوں کے نمائندوں کی آمد

۱۵ ماہ صلح کو مختلف پریس ایجنسیوں کے ساتھ مصروفیت میں گذرا۔ رائٹرز (Reuters) پلینٹ نیوز ایجنسی (Planet News agency) کی سٹون Keystone Press پریس ایجنسی agency کے نمائندوں نے فوٹو لئے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ اور آئندہ تبلیغی پروگرام کے متعلق واقفیت حاصل کی۔ عرب ایجنسی نے مشرق وسطیٰ کے عربی اخبارات کے لئے معلومات مہیا کیں۔ روزنامہ سٹار نے جناب مولوی شمس صاحب اور تیرہ واقفین کا فوٹو اس عنوان کے ساتھ شائع کیا

"وہ ہمیں اپنا مذہب پیش کرتے ہیں"۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے اخبارات میں خبر اور فوٹو کی اشاعت سے عام پبلک

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کا

ضروری ارشاد

قادیان کے احمدی ووٹر جہاں جہاں بھی ہوں۔ اگر ان کے لئے یہاں پہنچنا طبعی یا اقتصادی طور پر ناممکن نہ ہو۔ تو مرد اور عورت دونوں قسم کے ووٹروں کو توجہ دلانے کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وقت پر قادیان پہنچ کر اپنا ووٹ دیں۔ جس جس احمدی کو اس اعلان کے دیکھنے کا موقعہ ملے۔ اسے چاہیئے۔ کہ اگر اس کے علم میں کوئی قادیان کا ووٹر باہر ہو۔ تو اسے اطلاع پہنچا دے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار:- مرزا محمود احمد ۲۵/۱/۴۶ء

کو سلامتی کے شہزادے کے پیغامبروں کے عدود اور بلند عزائم کا علم ہوگیا۔

اخبارات کے بعد رسائل کو خواہش ہوئی کہ اسبارہ میں لکھیں چنانچہ ۱۷ دسمبر کو ہفتہ وار رسالہ ٹیمز کی نامہ نگار آئیں۔ اور جناب شمس صاحب اور نو مبلغین کے فرداً فرداً بیانات حاصل کئے۔

خوش آمدید کا اہتمام

بروز یکشنبہ مورخہ ۲۰ دسمبر باقاعدہ طور پر جماعت احمدیہ انگلستان کی طرف سے جلسہ خوش آمدید کا اہتمام کیا گیا۔ ۱۸ کی شب کو لنڈن میں پہلی وسیع برفباری ہوئی جس سے سردی بہت بڑھ گئی اور اسپر مستزاد یہ کہ ۲۰ کو بہت زیادہ دھند تھی۔ اور زیادہ تشویش کا باعث یہ بات ہوئی۔ کہ ہمارے مستعد امیر جناب مولوی شمس صاحب کی طبیعت کچھ علیل ہوگئی۔ لیکن خداتعالےٰ نے روکوں کے باوجود اس تقریب کو اپنے فضل سے بہت کامیاب کیا۔ احباب بہت دور دور سے شرکت کے لئے آئے۔ گو بعض دھند کے باعث ذرا دیر سے پہنچے اور جناب مولوی صاحب نے بھی بستر علالت سے اُٹھ کر کرسی صدارت کو زینت بخشی۔

کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جو ہمارے انگریز بھائی مسٹر بلال نٹل نے فرمائی۔ اس کے بعد مخلص نوجوان مسٹر عبدالعزیز نے ایڈریس پیش کیا۔ جس میں انہوں نے مبلغین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

”آپ کی اس وقت یہاں موجودگی سے ہمیں جو حد درجہ کی مسرت حاصل ہوئی ہے وہ تشریح کی حاجت نہیں رکھتی۔ تقریباً ۲۲ سال قبل جزائر برطانیہ کو احمدیت کے اس قدر افراد کے قدم رنجہ فرمانے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ ہم خداتعالےٰ کا اس خوش نصیبی پر شکر ادا کرتے ہیں۔ کہ ہماری جماعت کے جلیل القدر امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (ایدہ اللہ تعالےٰ) نے انگلستان کو اس کے لئے منتخب فرمایا کہ ہمارے مجاہدین کی فوج یہاں سے یورپ پر روحانی یورش کرکے اسکی صدیوں کی تاریکی کو دور کرنے کیلئے اقدام کرے۔“

ان کے بعد ہمارے نومسلم نوجوان بھائی مسٹر ظفراللہ کارخ جن پر ہماری جماعت کو خدا کے فضل سے بجا طور پر فخر ہے۔ ایڈریس دینے کے لئے اٹھے۔ آپ در حقیقت ہالینڈ کے ہیں اور ایک بہت بڑے خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ پہلے فوج میں تھے اب لنڈن یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ نہ صرف خود دینی علم حاصل کرنے کا شوق ہے۔ بلکہ تبلیغ میں بھی کوشاں رہتے ہیں۔ آپ نے اپنے ایڈریس میں فرمایا:۔

ہم نو پیغامبروں کو جو سچے مذہب اسلام کا پیغام اُن ملکوں کو دینگے جو امن کے چھوٹے وقفوں کے سوا جنگ کی کشمکش سے آزاد نہیں ہوئے خوش آمدید کہتے ہیں۔.... دنیا ابھی خطرہ کی آغوش میں ہے۔ انسانیت اس حصہ ناقابلِ عمل ہے۔ حضرت مرزا غلام احمدؐ مقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو خدا نے دنیا کی تنبیہ کے لئے اور صداقت کے اظہار کے ذریعہ اسلام کو مضبوط کرنے کی غرض سے مبعوث فرمایا۔

ہم اراکین جماعت احمدیہ جنہوں نے اس مدلل بیان کو کہ صرف اسلام دنیا اور لوگوں کے حالات کی پوری اصلاح کرسکتا ہے۔ تسلیم کیا ہے۔ اپنے اوپر اس امر کی ذمہ داری لی ہے اور ہم دوسروں کو یہ مذہب سکھانے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرینگے۔ جو اس پیغام کو سنتے ہیں۔ ان پر یہ ذمہ داری ہے۔ کہ وہ اسکی معقولیت کو

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ضروری پیغام

تحصیل بٹالہ کے ووٹروں کے نام

میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ تمام احباب جن پر میری بات کا کوئی اثر ہوسکتا ہے تکلیف اٹھا کر بھی اور قربانی کرکے بھی آنے والے چند دنوں میں چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے حق میں پروپیگنڈا کرینگے اور جب ووٹ کا وقت آئیگا۔ تو کسی قربانی سے بھی دریغ نہ کرتے ہوئے اپنے مقررہ حلقہ میں پہنچکر ان کے حق میں ووٹ دینگے۔

والسلام۔ خاکسار:۔ مرزا محمود احمد

نوٹ:۔ تحصیل بٹالہ کا پولنگ مختلف مقامات پر از یکم فروری ۱۹۴۶ء تا ۱۴ فروری ۱۹۴۶ء ہوگا۔ اور مخصوص طور پر قادیان کا پولنگ از ۲ فروری تا ۷ فروری ہوگا۔ جس کی تفصیل کے لئے دوسرا نوٹ صـ۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ۲۲/۱/۴۶ء

مصیبت اور بربادی کے اعادہ کو کیسے روک سکتی ہے؟ صرف ایک طریق ہے۔ کہ دنیا اس امر کا احساس کرلے کہ مال کو اخلاق پر۔ طمع و حرص کو صدقہ و خیرات پر۔ رسوم و روایات کو دیانت و امانت پر ترجیح دینے کا طریق۔ انفرادی اور قومی مستقل امن کے قیام سے قبل مٹایا جانا ضروری ہے۔ صرف ایک مذہب جو انسانیت کو اس راہ پر لے جاسکتا ہے اسلام ہے۔ قرآن کریم کے متعلق متعصب سے متعصب مخالفین بھی نہیں ثابت کرسکے کہ اس کی تعلیم کا کوئی پرکھیں۔ اور غیر متعصبانہ نگاہ سے اس کا مطالعہ کریں۔

مسٹر ظفراللہ نے اپنے ایڈریس کو ان الفاظ پر ختم کیا۔ ہم دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمارے ان نووارد مبلغین کو کامیابی بخشے اور دنیا اپنی تباہی اور اپنی تکمیل کے درمیان ٹھیک انتخاب کرسکے۔

مجاہدین کے جواب

ان کے بعد ملک عطاء الرحمٰن صاحب نے اپنے اور چوہدری اللہ دتا صاحب مبلغین فرانس کی طرف سے جواب دیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہم یہاں مغرب کی نجات کے لئے آئے ہیں۔ اور پھر نجات یافتہ مغرب کے ذریعہ ساری دنیا کی نجات کے خواہاں ہیں۔ لیکن ہم مغرب کو اسلام کی طرف بلانے کے کیوں اس قدر خواہشمند ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی کہ اسلام کا اس کے تنزل کے بعد دوبارہ عروج ہوگا۔ اور اسلام کا سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسکی مزید تشریحات فرمائیں۔ جو سب ظاہر کرتی ہیں کہ اہالیان مغرب ایک نہ ایک دن اسلام قبول کرلینگے۔.....

دنیا ابھی غلط راہ پر جارہی ہے۔ جس کا انجام تباہی ہے۔ خداتعالےٰ نے زبردست جھٹکے دیئے ہیں۔ لیکن ابھی دنیا بیدار نہیں ہوئی۔ سخت مصیبت کے دن ابھی آنے والے ہیں۔ حقیقی امن صرف اسلام ہی دے سکتا ہے۔“

پھر چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر نے اندلسی مشن کی نمائندگی کرتے ہوئے اپنے اور اپنے رفیق محترم مولوی محمد اسحاق صاحب ساقی کی طرف سے جواب دیا۔ آپ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا ہماری منزل مقصود اندلس ہے جس کا نام دل میں درد پیدا کر دیتا ہے۔ ابھی ہماری یاد سے وہ دن محو نہیں ہوتے جب ہمارے بزرگوں نے اس سرزمین کو اپنے قدموں سے نوازا اور اندلس بھی بھلا کیسے طارق جیسے مسلمان جوانمردوں کو بھول سکتا ہے۔ جس نے اس اجنبی ملک پر قدم رکھتے ہی اپنے بیڑے کو جلا دینے کا حکم دیا اور جب بعض ساتھیوں نے اجنبیت کے باعث تشویش کا اظہار کیا تو کہا ؎

این ملک ملک ما است
کہ ایں ملک خدائے ما است

یہ عزم اور یہ خدا کی ذات پر ایمان رنگ لایا اور اندلس نور اسلام کی شعاعوں سے خود منور ہوکر بڑی حد تک یورپ کی تاریکی کو دور کرنے کا باعث ہوا۔ ..... لیکن یہ پھر ہم سے کھویا گیا۔ خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا۔

”میرا لوٹا ہوا مال تجھے واپس ملیگا“

پس ہم اس کو واپس حاصل کرنے کے لئے

اندلس جارہے ہیں۔ مگر ہمیں دنیاوی تاج و تخت سے سروکار نہیں ہمیں طاغوتی طاقتوں کا مقابلہ کرنا ہے۔ ہمیں دلوں کو فتح کرنا ہے

پھر مشن اٹلی کے انچارج مولوی محمد ابراہیم صاحب نے اپنی اور مولوی محمد عثمان صاحب کی طرف سے جواب دیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ ہم یورپ کو زندہ خدا پر جو سارے عالم کا خالق اور رازق ہے ایمان دینے کے لئے آئے ہیں۔ کیونکہ ایمان کا پودا مرجھا چکا ہے۔ اور اگلی زندگی پر ایمان محض افسانہ بنکر رہ گیا ہے۔ خداتعالےٰ نے اس زمانہ کو مسیح موعود علیہ السلام کے پاک وجود سے نوازا ہے۔ مسیح موعود کی وہ ہستی ہے کہ لاکھوں کروڑوں انسان ان کی راہ تک رہے تھے حضور علیہ السلام خود فرماتے ہیں۔

"میں اس تاریک زمانہ کا نور ہوں۔ جو شخص میری پیروی کریگا۔ وہ ان خندقوں اور گڑھوں سے بچایا جائیگا۔ جو شیطان نے ان لوگوں کے لئے تیار کی ہیں۔ جو اندھیرے میں چلتے ہیں اس خدا نے مجھے اس غرض کے لئے بھیجا ہے تا میں دنیا کو صلح اور حلم کے ساتھ سچے خدا کیطرف راہ نمائی کروں۔ لیکن وہ روحیں جو سچائی کی خواہش نہیں رکھتیں میری دشمن ہوگئی ہیں۔ اور اپنی شکست پر خوش ہیں۔ لیکن میں نے بنی نوع سے جس حد تک مجھ سے ہو سکتا تھا ہمدردی کی کوشش کی۔" (مسیح ہندوستان میں صـ۱۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے خبر پاکر انگریزوں کے متعلق فرمایا۔ "ان میں سے بہت لوگ ہیں جو سچائی کی قدر کرینگے" (تذکرہ صـ۲۸۱) سو میں مسرت سے پُر ہوں۔ کہ آپ لوگوں کے ذریعہ یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ آپ خوش قسمت ہیں۔ کہ آپکو جناب مولوی صاحب جیسے امام نصیب ہیں۔ جنکی قابلیت کا سکہ مشرق و مغرب میں قائم ہے۔ جن کو نہ وحشیوں کے خنجر ڈرا سکے۔ اور جو بموں کے شور و شر کے درمیان لمبا سال تک اس مکان کی تنہائی میں رہتے ہوئے ہراساں نہ ہوئے۔

آخر میں چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے جو انشاءاللہ خاکسار کے ساتھی ہونگے۔ اور ہمارے تیسرے رفیق حافظ قدرت اللہ صاحب کیطرف سے ایڈریسوں کا جواب دیتے ہوئے تقریر فرمائی۔ آپ نے بیان فرمایا کہ کپلنگ نے جب "مغرب مغرب ہے اور مشرق مشرق ہے اور دونوں کبھی نہ ملیں گے" کہا۔ تو نادانستہ طور پر اس نے مسیحیت کی شکست تسلیم کرلی۔ مسیحیت نے مشرق اور مغرب میں کیا صلح قائم کرنی ہے۔ یہ تو ابھی تک مغرب میں ہی صلح نہیں قائم کرسکی۔ صلح محض معاہدوں پر دستخط ثبت کرنے سے نہیں ہوسکتی۔ خداتعالےٰ جب اسکے قیام کا ارادہ کرتا ہے۔ تو وہ قلوب کی اصلاح کردیتا ہے۔ .... ہمارے سامنے سوال یہ ہے کہ دنیا کی اس خرابی اور پریشانی کا کیا علاج ہے؟ جواب یہ ہے کہ انسان خدا کی حکومت میں رہے۔ ورنہ وہ ظالم کے پنجہ کا شکار ہوگا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے تقریباً نصف صدی قبل دنیا کو اس الٰہی پیغام کو قبول کرکے قلعہ امن میں آجانے کی دعوت دی ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

جناب صدر کے ریمارکس

سب سے آخر میں جناب صاحب صدر مولوی جلال الدین صاحب شمس نے تقریر فرمائی۔ آپ نے تمام نو وارد واقفین تحریک کو خوش آمدید کہا۔ سید سفیر الدین بشیر احمد صاحب کے متعلق بتایا۔ کہ وہ اعلےٰ تعلیم حاصل کرکے ہمارے مغربی افریقہ کے مدارس کے انسپکٹر ہونگے۔ اور مولوی غلام احمد صاحب بشیر چوہدری عبداللطیف صاحب اور شیخ ناصر احمد صاحب کے ساتھ انشاءاللہ جرمنی میں تبلیغ کا کام کرینگے میں ان کو اور سب واقفین کو خوش آمدید کہتا ہوں

آپ نے فرمایا اسلام پر یہ حملہ کیا جاتا ہے کہ وہ تلوار سے پھیلا۔ خدا نے چاہا۔ کہ اس حملہ کا عملی جواب دے۔ اسلام میں جبر جائز نہیں۔ آغاز اسلام میں مسلمان لڑائیوں میں محض دفاعی رنگ میں شریک ہوئے۔ خداتعالےٰ نے انگریزوں کے قبولیت اسلام کے متعلق بہت پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی۔ حضور اقدس علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔

"میں نے دیکھا کہ میں شہر لنڈن میں ایک منبر پر کھڑا ہوں۔ اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اسکے میں نے بہت سے پرندے پکڑے۔ جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ان کے رنگ سفید تھے۔ اور شاید تیتر کے جسم کے موافق ان کا جسم ہوگا۔ سو میں نے اسکی یہ تعبیر کی۔ کہ اگرچہ میں نہیں۔ مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی۔ اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائینگے"۔

(ازالہ اوہام صـ۵۱۵ و صـ۵۱۶)

واقعی یہ موقعہ احمدیت بلکہ اسلام کی تاریخ میں عدیم المثال ہے۔ جبکہ مبلغین کی اس قدر تعداد یورپ پر ہلہ بول رہی ہے۔ ایک وقت تھا۔ کہ یورپین مشنری بڑی تعداد میں ہندوستان میں جاتے۔ اور مسیحیت کی تبلیغ کرتے۔ ان کو بہت زیادہ کامیابی ہو رہی تھی۔ لیکن خداتعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرماکر اس رو کو بدل دیا۔ مسیحی مشنریوں کی ترقی رک گئی۔ اور الٹا ہندوستان کے احمدی مبلغین نے یورپ کو اسلام میں داخل کرنا شروع کردیا۔ یہی وہ پرندے ہیں جنکا ذکر قرآن مجید میں آتا ہے۔ نبی یا خلیفہ کی آغوش میں پرورش پاکر یہ اڑنے والے پرندے بن جاتے ہیں۔ جو خدا پر توکل کرتے ہوئے اپنے مولےٰ کی رضا کے لئے اس جگہ چلے جاتے ہیں۔ بائیبل میں ان پرندوں کا بیان موجود ہے۔

خداتعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا "میں تجھے زمین کے کناروں تک عزت کے ساتھ شہرت دونگا۔ اور تیرا ذکر بلند کرونگا" (تذکرہ صـ۱۸۹) پس ہم الٰہی نوشتہ کو اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں

دعوت چائے

مکرم مولوی صاحب نے شکریہ اور دعا کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم فرمایا۔ اس کے بعد تمام احباب کی چائے سے تواضع کی گئی۔ اور اس طرح یہ مبارک تقریب بفضلہ تعالےٰ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی

شکر الٰہی

آخر میں خداتعالےٰ کا شکرادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے ہمیں حضرت مصلح موعود کے پیغامبر بننے کی سعادت بخشی۔ خدا کے اس مظہر الحق و العلاء کأن اللہ نزل من السماء کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان دعوے ہیں فرمایا۔ "اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائینگی" (تذکرہ صـ۱۴۲) پس خداتعالےٰ نے اس اسیروں کے رستگار سے قوموں کا برکت پانا مقدر کردیا ہے۔ گویا خداتعالےٰ نے اپنے فضل سے ہمارے مشنوں کی کامیابی کا فیصلہ فرمادیا ہے۔ یہ خداتعالےٰ کا محض احسان ہے کہ اس کامیابی میں اس نے کچھ ہمارا حصہ بھی رکھدیا ہے اللہ تعالےٰ ہمیشہ روح القدس کو ہمارے ساتھ رکھے اور ہر خطا و لغزش سے بچائے! اور ہم کو کامیابی بخشے

قادیان کا پولنگ پروگرام

حلقہ مسلم تحصیل بٹالہ کے ووٹروں کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ قادیان کے ووٹروں کا پولنگ مردوں کے واسطے ۲؍فروری و۴؍فروری و۵؍فروری ۱۹۴۶ء مقرر ہوا ہے۔ اور عورتوں کے واسطے ۵؍فروری و۶؍فروری و۷؍فروری ۱۹۴۶ء مقرر ہوا ہے۔ یہ تاریخیں صرف ان لوگوں کے لئے ہیں۔ جنکا ووٹ قادیان میں درج ہے تحصیل بٹالہ کے باقی ووٹروں کے لئے دوسری تاریخیں مقرر ہیں۔ پس قادیان کے مرد ووٹروں کو یکم فروری ۱۹۴۶ء کی شام تک قادیان پہونچ جانا چاہیئے۔ اور مستورات کو ۴؍فروری کی شام تک۔ مرد اور عورتوں کے لئے جو تین تین دن مقرر ہیں۔ اس سے یہ مراد نہیں۔ کہ وہ ان تین دنوں میں سے جس دن چاہیں ووٹ دے سکتے ہیں۔ بلکہ ہر دن کے لئے سرکاری طور پر علیحدہ علیحدہ ووٹر مخصوص کردیئے گئے ہیں۔ جن کی تفصیل کی اس جگہ گنجائش نہیں۔ پس پولنگ سے ایک دن قبل قادیان پہنچ جانا ضروری ہے۔ خاکسار مرزا بشیر احمد ۲۲؍۱؍۴۶

اے انصار خدا کا موعود خلیفہ تمہیں بلاتا ہے

مبارک ہے وہ جو اب صحابہ کرامؓ کا نمونہ دکھائے

اور

لَبَّیْکَ یَا خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ لَبَّیْکَ کہتے ہوئے میدانِ جنگ میں کود پڑے

حنین کی جنگ میں جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے رہ گئے تو آپؐ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا۔ آواز دو کہ اے انصار اللہ کا رسول تمہیں بلاتا ہے۔ صحابہؓ نے جب یہ آواز سنی تو انہیں یوں معلوم ہوا کہ صور اسرافیل پھونکا گیا ہے۔ اس وقت ان کے گھوڑے اور اونٹ بھاگے جا رہے تھے۔ اس حالت میں ان کا لوٹنا بہت مشکل تھا۔ انہوں نے اپنی سواریوں کو موڑنے کی کوشش کی جب وہ زور لگاتے تو سواریوں کے منہ مڑ کر پیٹھ کو جا لگتے مگر جب چھوڑتے تو پھر آگے کو بھاگ پڑتیں اس وجہ سے انہوں نے اپنی سواریوں کی گردنیں کاٹ دیں اور سواریاں چھوڑ کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد لبیک یا رسول اللہ لبیک کہتے ہوئے جمع ہو گئے۔

آج بھی جنگِ حنین لڑی جا رہی ہے۔ اسلام خطرہ میں ہے۔ کمیونسٹ تحریک۔ دہریت۔ عیسائیت اور صدہا دجالی فتنے اسلام کو مٹا دینے کی کوشش میں ہیں۔ آج بھی ہم میں سے بعض کو ہمارے روزمرہ کے مشاغل (سواریاں) میدانِ جنگ سے دور لئے جا رہے ہیں اور آج بھی خدا کے موعود خلیفہ سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہمیں آواز دی ہے۔ کہ آؤ میدانِ جنگ میں واپس آؤ تا اسلام غالب ہو۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ موجودہ وقت میں "خدا اور خدا کے فرشتے ایک طرف ہیں اور شیطان اور شیطان کے لشکر دوسری طرف ہیں۔ اور ان کے درمیان جنگ ہو رہی ہے۔ اور آج سے بیس سال بعد یا اسلام کی داغ بیل ڈالی جا چکی ہوگی (انشاء اللہ) اور یا کفر اسلام کی جڑوں کو اکھاڑ کر پھینک چکا ہوگا (العیاذ باللہ) دہریت دوڑتی ہوئی دنیا میں پھیلتی جا رہی ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں جس طرح ربڑ کو کھینچ کر چھوڑ دیں تو وہ سمٹ جاتی ہے۔ اسلام پیچھے ہٹ رہا ہے۔ موت وحیات کی کشمکش ہے" ان چند سالوں کے اندر ایسے عظیم الشان تغیرات ہونے والے ہیں کہ اگر اس عرصہ کے اندر اندر ہماری طرف سے اسلام کو غالب کرنے کی پوری پوری کوشش نہ کی گئی تو اس کا نتیجہ ہمارے حق میں نہایت خطرناک ہوگا۔ اور ہم آپ اپنی موت کو بلانے والے ہونگے۔"

پس آج ہمیں بھی صحابہؓ کے نقش قدم پر چلنا چاہیئے۔ اور اپنے ایسے مشاغل کو جو ہمیں اسلام کی جنگ سے دور لئے جا رہے ہیں ترک کر دینا چاہیئے اور تبلیغ کی اہمیت کو سمجھ کر اسلام اور احمدیت کی طاقت کو بڑھانا چاہیئے۔ کیونکہ یہی ایک ذریعہ ہے جس سے آخر دشمن مغلوب ہو جائیگا حق تو یہ ہے۔ کہ اگر ہم اپنی زندگی میں دشمن کو مغلوب دیکھنا چاہتے ہیں تو ہندوستان میں سالانہ بیعت کم از کم ایک لاکھ ہونی چاہیئے۔ بلکہ زیادہ مگر سال بسال ہم جو نتیجہ پیش کرتے ہیں وہ اس کا عشر عشیر بھی نہیں اور اس سے یہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا۔ ۴۴ء میں اندرون ہند کی تعداد نومبایعین صرف ۱۵۸۲ تھی اور سال ۱۹۴۵ء میں ۲۷۲۳ ہے۔ پس اپنے ماحول میں رفتار بیعت کو بڑھائیے اور بڑھاتے رہیئے تا اس سال ایک نیا اور ایسا شاندار ریکارڈ قائم ہو کہ دشمن ناامید ہو جائے۔

نور الدین منیر انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری

ڈربن کا ایک دن

ہندوستانیوں کے ساتھ ذلت آمیز سلوک

اور

مسلمانوں کی افسوسناک مذہبی حالت

از مکرم جناب سید سفیر الدین بشیر احمد صاحب مجاہد اسلام

میرا جہاز جنوبی افریقہ کی ایک بندرگاہ میں جس کا نام ڈربن (Durban) ہے لنگر انداز ہوا۔ جہاز ۱۹ دسمبر ۱۹۴۵ء کی شب کے ۹ بجے کے قریب پہنچ گیا تھا۔ ۲۰ دسمبر کی صبح ہمیں اجازت ملی۔ کہ شہر کے اندر جا سکتے ہیں۔ لیکن اس تاکید کے ساتھ کہ ۱۲ بجے شب تک جہاز پر ضرور پہنچ جائیں۔ ہم لوگوں سے پاسپورٹ لے لئے گئے۔ اور داخلہ کا ٹکٹ دے دیا گیا۔

میرے ساتھ چار پانچ اور ہندوستانی دوست بھی تھے۔ جن سے جہاز پر ہی ملاقات ہوئی تھی ان میں سے ایک دوست کے واقف ڈربن میں تاجر تھے۔ ہم لوگ جہاز سے اتر کر ان کے یہاں گئے۔ وہ بڑے اخلاق سے پیش آئے۔ ناشتہ وغیرہ کرایا۔ پھر اپنی موٹر پر سارا شہر دکھاتے رہے۔

شہر کو دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ یورپ کا ایک خطہ ہے۔ نئے ڈیزائن کی عمارتیں۔ پختہ سڑکیں اور لوگ بھی یورپین لباس میں۔ گفتگو بھی انگریزی میں۔

یہاں تین قسم کے لوگ آباد ہیں۔ اول تو یہاں کے اصلی باشندے ہیں۔ جو نصف کے قریب ہوں گے۔ دوم یورپین اقوام ہیں۔ ان سے کم ہندوستانی ہیں۔

یہاں کے قانون کے مطابق کوئی غیر یورپین گورنمنٹ کی ملازمت نہیں کر سکتا۔ دوسرے رنگ کا امتیاز یہاں بہت ہے۔ یورپین اقوام کا دعویٰ ہے۔ کہ وہ دنیا کو تہذیب سکھا رہی ہیں۔ مگر یہاں وہ اس طرح کی حرکتیں کر رہی ہیں۔ کہ ایک جاہل قوم بھی اس طرح کا سلوک دوسروں سے نہیں کرتی۔ ڈاکخانہ میں سٹیشن پر بینک میں ساحل کے کنارے بنچوں پر ہر جگہ لکھا ہوا ہے۔ یورپین اور نان یورپین۔ بسیں اور لاریاں بھی الگ الگ ہیں۔ کوئی بس جس پر یورپین لکھا ہوا ہو۔ ہندوستانی یا اس ملک کے اصلی باشندے افریقی اس پر سوار نہیں ہو سکتے۔ بعض سڑکیں بھی ایسی ہیں۔ جہاں کوئی ہندوستانی نہیں جا سکتا۔ یورپین کی دکانوں میں بھی کوئی ہندوستانی نہیں جا سکتا۔ یہاں کے اصلی باشندے افریقی ہیں۔ بالکل جاہل اور مزدور پیشہ۔ لیکن عیسائی مشنری ان میں خوب کام کر رہے ہیں۔ یہ لوگ توہمات اور بھوت پریت کے قائل ہیں۔ ہندوستانیوں کا الگ سکول ہے۔ کیونکہ وہ یورپینوں کے سکول میں نہیں پڑھ سکتے۔ ہندوستانی میٹرک تک پڑھ کر یا تاجر بن جاتے ہیں یا انگلینڈ آ کر ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ یہاں کے ہندوستانی عموماً سورت اور بمبئی سے آئے ہوئے ہیں۔ لیکن اب تو کوئی ہندوستانی یہاں آ کر آباد نہیں ہو سکتا۔

یہاں کی دو چار چیزیں دیکھنے کی ہیں۔ اول ایک جنگل ہے جو شہر سے بہت دور ہے۔ اس میں شیر چیتے وغیرہ رکھے ہوئے ہیں۔ لوگ ان کے پاس سے گذرتے ہیں۔ اور یہ درندے کچھ نقصان نہیں پہنچاتے۔ بلکہ پاس سے گذر جاتے ہیں۔ افسوس وقت کی تنگی کی وجہ سے میں اسے دیکھ نہیں سکا۔ دوسرے ایک سانپوں کا گھر ہے۔ یہاں ہر قسم کے سانپ رکھے گئے ہیں لوگ نمائش کے طور پر ٹکٹ لے کر دیکھتے ہیں۔ یہاں ان سانپوں سے زہر نکالا جاتا ہے۔ جو کہ دوا ئیاں (؟) آتا ہے۔ تیسرے ایک مسجد ایک سال ہوا تعمیر کی گئی ہے۔ بہت ہی عالیشان عمارت ہے۔ اور اس پر تقریباً ۲۲ ہزار پونڈ خرچ آئے ہیں۔ یعنی تقریباً چار لاکھ روپے۔ مسجد کے متعلق سن کر کہ اس قدر روپیہ خرچ کیا گیا ہے۔ دوستوں کو خیال ہو گا۔ کہ یہاں کے مسلمان بہت دیندار اور تقویٰ میں بڑھے ہوئے ہوں گے۔ مگر افسوس کہ جو حالت ہندوستان کے مسلمانوں کی مذہب کے متعلق ہے۔ وہی یہاں بھی ہے۔ چونکہ اکثر تاجر پیشہ ہیں۔ اس لئے مشغول بہت رہتے ہیں۔ دین کے متعلق سوچنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ ان کے بچے بھی اسلامی تعلیم سے بالکل ناواقف ہیں۔ کیونکہ گھر پر بھی مغربیت کا اثر ہے۔ ہر شخص سوٹ میں نظر آتا ہے۔ گو یہ لوگ کوشش کرتے ہیں۔ کہ ان کے بچے مذہب سے واقفیت حاصل کریں۔ اور عالموں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ مگر جو مولوی ہندوستان سے آئے ہیں۔ وہ صرف روپیہ سے مطلب رکھتے ہیں۔ جب میں نے ان سے دریافت کیا۔ جن کے ہم لوگ مہمان تھے۔ کہ تبلیغ وغیرہ کیوں نہیں کرتے۔ تو انہوں نے بتایا۔ کہ کوئی اچھا مولوی نہیں ملتا۔ ہندوستان سے جو بھی مولوی آتا ہے۔ وہ لیکچر وغیرہ دے کر روپیہ جمع کر لیتا ہے۔ اور واپس چلا جاتا ہے۔ اور جو مولوی یہاں ہے۔ اس کی یہ حالت ہے۔ کہ فاتحہ پڑھنے کے لئے پوچھتا ہے کہ دو پونڈ والا پڑھوں۔ یا پانچ پونڈ والا۔ اور چھوٹے چھوٹے مسائل پر جھگڑا ہوتا ہے۔

میں نے دریافت کیا۔ کہ عیسائی مشنری اپنا کام کر رہے ہیں۔ لیکن آپ لوگ کیا کر رہے ہیں۔ جواب ملا۔ کہ ہندوستان کے مولوی اس لائق ہی نہیں۔ پھر ہم لوگ کیا کریں۔ لیکن جب میں نے کہا۔ کہ قادیان سے بلائیں۔ تو کہا۔ کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر رحم فرمائے۔ اور ان کی آنکھیں کھولے۔ سب کچھ دیکھتے ہوئے اور سمجھتے ہوئے بھی اندھیرے کی طرف قدم بڑھائے جا رہے ہیں۔ اور روشنی کو دیکھ کر اپنی آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔

دسمبر کے مہینہ میں یہاں گرمی کا موسم ہوتا ہے۔ آم اور دیگر پھل یہاں بکثرت دیکھے اور کھائے بھی۔ یہاں کپڑے اور کھانے وغیرہ پر کوئی راشن نہیں ہے۔ میرے ساتھیوں نے بہت سے کپڑے خریدے۔

اب جماعت احمدیہ کا ہر فرد تبلیغ میں حصہ لے سکتا ہے

خدا کے فضل سے ہر احمدی تبلیغ کا شوق رکھتا ہے۔ اور جو تبلیغ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس کے ایمان کے متعلق ہمیں خطرہ ہے۔ مومن تو جس خوان نعمت سے خود کھاتا ہے۔ دوسروں کو بھی اس سے کھلانے کا متمنی ہوتا ہے۔ واما بنعمۃ ربک فحدث۔ (۱) ہر احمدی جو معمولی تعلیم رکھتا ہے۔ اردو میں خط و کتابت کر سکتا ہے۔ وہ تبلیغی خط و کتابت میں حصہ لے سکتا ہے۔ وہ اپنے درجہ کے لوگوں کو تبلیغی خط لکھ کر ان سے دوستانہ تعلقات قائم کر کے انہیں پیغام حق دے۔ اے خدا تعالیٰ کی فوج کے سپاہی کہلانے والے اٹھ کہ تجھے اس طریق تبلیغ میں کونسا امر مانع ہے۔ گھر بیٹھے جہاد کر۔ خدا کی راہ میں معمولی سی قربانی کرنے کے لئے تیار نہ ہو گا۔ تو سخت ابتلاؤں سے ڈر۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے وارد کئے جا سکتے ہیں۔ جس طرح عام فوج میں بھی سست سپاہیوں کا کورٹ مارشل ہوتا ہے۔ (۲) اے احمدی اگر تو ناخواندہ ہے۔ کہ تبلیغی خط و کتابت نہیں کر سکتا۔ تو کیا یہ امر تیرے لئے آسان نہیں۔ کہ نظارت دعوت و تبلیغ سے ٹریکٹ منگوا کر اپنے راہ گم کردہ بھائیوں میں تقسیم کر دے۔ پس ہر احمدی سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ تبلیغی خط و کتابت کے لئے نام پیش کرے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

ایک ضروری اعلان

اپنے پیارے اولوالعزم آقا کی آواز پر لبیک کہنے والے مجاہدین کی براستہ بمبئی آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔ نومبر اور دسمبر میں کئی پارٹیاں آئیں۔ اور غیر ممالک کو روانہ ہوئیں۔ ان کے قیام و طعام کا احباب جماعت نے اپنی مقدرت کے مطابق انتظام کیا اور ان کو ہر طرح سہولت پہنچانے کی کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر ہمیں خدمت کا موقع عطا فرمائے۔ اس بات کے پیش نظر کہ اب یہ سلسلہ خدا کے فضل و کرم سے ہمیشہ جاری رہے گا۔ ایک استقبالیہ کمیٹی بنا دی گئی ہے۔ جو اب خدا کے فضل و کرم سے مجاہدین کے اسمائے گرامی مع روانگی بیرون ہند و واپسی وغیرہ کی تاریخیں اور دیگر ضروری کوائف کا ریکارڈ رکھے گی انشاء اللہ۔ مجاہدین کے متعلق کسی قسم کی معلومات حاصل کرنا ہو۔ تو خاکسار خواجہ محمد اسماعیل احمدی سکرٹری استقبالیہ کمیٹی سے (؟)

کشمیر کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک مبشر کشف

جسے کامل طور پر پورا کرنا ہر احمدی کا فرض ہے

کشمیر کو جنت نظیر کے لقب سے ملقب کیا جاتا ہے۔ یہ اپنے دلربا نظاروں۔ اور آب وہوا کی عمدگی کی وجہ سے دنیا بھر کے سیاحوں کو اپنے ہاں کھینچ لاتا ہے۔ مگر ہمارے نقطہ نگاہ سے کشمیر اس سے بھی بڑھ کر بعض ایسی اہم خصوصیات رکھتا ہے۔ کہ کوئی مؤرخ سلسلہ احمدیہ کی تاریخ لکھتے وقت اسے نظر انداز نہیں کر سکتا۔

اس وقت دنیا میں سب سے خطرناک فتنہ دجّال کا ہے۔ جس کا انحصار حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی کے ادّعا پر ہے۔ دنیا کے ایک بڑے حصّہ کو اس عقیدہ نے گمراہ کر رکھا ہے۔ مسلمان بھی جو توحید کے حامل تھے۔ بدقسمتی سے آخری زمانہ میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی زندگی کے قائل ہو کر مسیحیوں کے باطل عقائد کے حامی بن گئے۔

اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ میں انکشافِ حقائق کے لئے مبعوث فرمایا۔ حضور نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کا ثبوت پیش کر کے عیسائیوں کے باطل عقائد کے قصر کو گرا دیا۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی خدائی اور کفارہ کے غلط عقائد پر تبر رکھ دیا۔ یہانتک کہ حضور نے محلہ خانیار سری نگر (کشمیر) میں مسیح علیہ السلام کی قبر کا نشان اور پتہ تک بتلا دیا۔

قبر مسیح کی جائے وقوع کی مکمل تحقیق سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کشف دیکھا۔ جس کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"کشمیر میں کسرِ صلیب کے لئے یہ سامان ہوا کہ کچھ پرانی انجیلیں وہاں سے نکلی ہیں۔ میں نے تجویز کی۔ کہ کچھ آدمی وہاں جائیں تو وہ انجیلیں لاویں۔ تو ایک کتاب ان پر لکھی جاوے۔ یہ سن کر مولوی مبارک علی صاحب تیار ہوئے کہ میں جاتا ہوں مگر اس مقبرہ بہشتی میں میرے لئے جگہ رکھی جائے۔ میں نے کہا خلیفہ نورالدین رضؓ کو بھی ساتھ بھیجدو۔"

فرمایا "انجیل کے معنے بشارت کے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا نے ارادہ کیا ہے کہ وہاں سے کوئی بڑی بشارت ظاہر کرے اور جو شخص وہ کام کرے گا۔ وہ قطعی بہشتی ہے۔"

(رویائے مؤرخہ ۱۸ نومبر ۱۹۰۳ء) (البدر جلد ۲ صـ ۳۵۰)

یہ بشارت پہلی بار تو اس وقت ظاہر ہوئی جب خلیفہ نورالدین صاحب جمونی رضی اللہ عنہ نے بعض دیگر احباب کی معیت میں قبر مسیحؑ کے متعلق تحقیق کی۔ اور خلیفہ صاحب رضی اللہ عنہ (جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم سے قبر مسیح کے متعلق پہلے تحقیق کی) بموجب کشف بہشتی مقبرہ میں دفن ہو کر قطعی بہشتی ہوئے۔

دوسری بار اس بشارت کا ظہور اس وقت ہوا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ریاست جموں وکشمیر کے **اسیروں کو رستگاری بخشی۔** گلوگیر پابندیوں سے اہل ریاست آزاد ہوئے۔ اور حیوانوں کی سی زندگی سے نکل کر آرام اور انسانیت کے دور سے ہم کنار ہوئے۔

میری رائے ہے کہ ابھی اس بشارت کی تکمیل اس وقت کی منتظر ہے۔ جبکہ کشمیر کا ہر حصّہ احمدیت سے ہم کنار ہو کر کسرِ صلیب کے لئے ایک مضبوط بازو کا کام دے گا۔ جہانتک میں نے کشمیر کی تاریخ پر غور کیا ہے۔ یہاں جب کبھی مذہب کی تبدیلی ہوئی ہے اجتماعی ہوئی ہے۔

جس مذہب کی سچائی واضح ہو گئی۔ عوام کثرت سے اس مذہب میں داخل ہو گئے۔ چنانچہ پہلے ویدک دھرم کو چھوڑ کر وہ کثرت سے بدھ و عیسائی ہوئے۔ مگر جب ان مذاہب میں ضلالت۔ شرک کی کثرت ہو گئی۔ تو پھر یہ لوگ توحید کی طرف لوٹے۔ یہانتک کہ انہوں نے اپنے بت خود ہی توڑ ڈالے۔ اس زمانہ کو برزخ سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ کچھ لوگ تو دوبارہ ہندو ہو گئے۔ باقی تلاش حق میں تھے کہ اسلام کا ظہور ہوا۔ اور حضرت شرف الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ وہاں پہونچے۔ جن کے کلمات حق اور قوت قدسی سے متأثر ہو کر راجہ۔ پرجا اور امرا جوق درجوق اسلام میں داخل ہو گئے۔

کشمیر ان خطوں میں سے ہے۔ جہاں بیرونی حملہ سے نہیں۔ بلکہ حکمران اور اہل ملک کے مسلمان ہو جانے سے اسلامی حکومت قائم ہوئی۔ اور عوام اتنی کثیر تعداد میں مسلمان ہوئے۔ کہ مسلم اکثریت والے صوبوں میں اتنی کثیر تعداد میں شاید ہی کہیں مسلمانوں کی آبادی ہے۔ جتنی کہ کشمیر میں۔

انیسویں صدی کی سکھ حکومت اور بعد میں ڈوگرہ حکومت کے جبر کے باوجود یہاں ۹۷ فیصدی مسلمان ہیں۔ جو ہندوؤں کے اس اعتراض کا واضح جواب ہیں۔ کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا۔

میری رائے ہے کہ اگر کشمیر میں پورے زور سے تبلیغ کی جائے۔ تو یک دفعہ اس ملک کے لوگ سلسلہ حقہ کو قبول کر سکتے ہیں۔ چنانچہ کشمیر میں شروع شروع میں جہاں جہاں جماعتیں قائم ہوئیں ان میں اکثر مقامات ایسے ہیں جہاں تمام کا سارا یا اکثر حصہ گاؤں کا احمدی ہو گیا۔ مثلاً آسنور۔ چک ایمرچ۔ رشی نگر۔ کنہ پورہ وغیرہ۔

حضرت امیر المومنین مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے گذشتہ مجلس مشاورت پر کشمیر کی اہمیت کے پیش نظر یہاں بھی ایک تبلیغی سنٹر کے قیام کی ازراہ نوازش منظوری عنایت کی تھی۔ ایسے سنٹر کے لئے دارالتبلیغ اور مسجد کی تعمیر ضروری ہے۔ مسجد۔ دارالتبلیغ اور مہمان خانہ کے لئے حکومت کشمیر نے چار کنال زمین عنایت کی ہوئی ہے۔ دارالتبلیغ کا ایک حصّہ بن چکا ہے۔ مسجد اور مہمانخانہ کی تعمیر انشاءاللہ تعالےٰ اس موسم بہار میں ہو گی۔

مسجد کی زمین ملنے پر حضرت امیر المومنین مصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے بذریعہ تار مبارکباد ارسال کرائی تھی۔ اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالےٰ اس مسجد کو مبارک بنائے گا۔ اور یہاں ایک مضبوط مرکز کے قیام کی محض اپنے فضل سے توفیق دے گا۔

جناب ناظر صاحب بیت المال نے ازراہِ نوازش اس مسجد۔ مہمان خانہ و دارالتبلیغ کے لئے احمدیہ مسجد کمیٹی سرینگر کو ہندوستان سے پندرہ ہزار روپیہ جمع کرنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔ ان دنوں خواجہ صدرالدین صاحب سیکرٹری احمدیہ مسجد کمیٹی سری نگر ضلع سیالکوٹ کا دورہ کر رہے ہیں۔ اس کے بعد دیگر اضلاع کا دورہ کریں گے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ وہ ان کی پوری پوری معاونت فرما کر اس مبارک کام میں حصّہ لیں۔ اور کشمیر میں ایک مضبوط مرکز کے قیام سے حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ کے مبارک منشاء کو پورا کرنے کا باعث بنیں۔

خاکسار عبدالواحد امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر

ایک احمدی نوجوان کی قابل تعریف کامیابی

ممباسہ کے اخبار "دی کینیا ڈیلی میل" میں ۱۰ دسمبر ۱۹۴۵ء کو ممباسہ کے ایک طالبعلم کی کامیابی کے عنوان سے انگریزی میں یہ خبر شائع ہوئی ہے:۔

"شیخ منظور احمد ابن شیخ صالح محمد صاحب (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ممباسہ) کو لنڈن سے بحری تار موصول ہوا ہے۔ کہ وہ بار کے پہلے حصہ کے امتحان میں نمایاں طور پر کامیاب ہو گئے ہیں۔ مسٹر منظور کینیا کے نوجوان طبقہ بالخصوص ممباسہ کے نوجوانوں میں بہت مشہور ہیں۔ مقامی سکول میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد وہ فوج میں بھرتی ہو گئے۔ اور ڈاکٹری سارٹیفکیٹ پر ڈسچارج ہونے کے بعد قانونی امتحان کی طیاری شروع کر دی۔ مسٹر منظور احمد ممباسہ کے پہلے نوجوان ہیں۔ جنہوں نے بار کا یہ امتحان پاس کیا ہے۔ اور اب قانون کے اس آخری امتحان میں مئی ۱۹۴۶ء میں شریک ہو رہے ہیں۔ ہم مسٹر منظور کو ان کی اس کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں۔ اور آخری امتحان میں کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں۔"

محمد ابراہیم

افسوسناک وفات

چوہدری محمد حسین خان صاحب احمدی جو موگا میں ملازم تھے۔ چند روز بعارضہ نمونیہ بیمار رہ کر ۱۸ جنوری کو اپنے مولا کریم سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احمدی احباب مولا کریم سے مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ احباب ان کے یتیم و بیکس بچوں اور غریب بیوہ کی فلاح و بہبود کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ خداوند کریم بچوں کو باسعادت اور خادم احمدیت بنائے۔

غیر مبایعین نے ایک اور حدیث وضع کر لی

ثبوت کا مطالبہ

غیر مبایعین کو آجکل احادیث سے اپنا مسلک صحیح ثابت کرنے کا شوق بری طرح دامنگیر ہو رہا ہے۔ یہ شوق پورا کرنے کے لئے وہ فرمان نبوی مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ سے بالکل بے نیاز اور بے پرواہ ہو کر اپنے مطلب کے مطابق احادیث وضع کرنے سے بھی دریغ نہیں کر رہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے جناب مولوی محمد علی صاحب کے اعلےٰ مقام کو احادیث سے ثابت کرنے کی ناکام سعی کرتے ہوئے ایک حدیث اپنی طرف سے وضع کر کے پیش کی تھی۔ ابھی اس حدیث کا ثبوت پیش کرنے کے مطالبہ سے ہی وہ عہدہ برآ نہ ہوئے تھے۔ کہ اب غیر مبایعین کی طرف سے ایک اور حدیث وضع کرنے کی خبر آئی ہے۔

"پیغام صلح" مورخہ ۱۰ جنوری کے صفحہ ۵ میں غیر مبایعین کے ایک مبلّغ کی تقریر کا خلاصہ شائع ہوا ہے۔ جو انہوں نے اپنے سالانہ جلسہ میں "مصلحین ربانی کی شناخت کا معیار۔ اور جناب مرزا محمود احمد صاحب کا دعوی مصلح موعود" کے موضوع پر کی ہے ساری تقریر عجیب و غریب دعاوی اور دلائل پر مشتمل ہے۔ اور ایک ایک لفظ سے لیکچرار کی قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے ناواقفیت کا اظہار ہو رہا ہے۔ لیکن انہوں نے سب سے بڑی اور خطرناک جرأت یہ کی ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دعوی مصلح موعود کو غلط ثابت کرنے کے لئے ایک حدیث وضع کر لی ہے۔ فرماتے ہیں:- "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے۔ کہ اس امت میں ہر مصلح جو آئے گا وہ صدی کے سر پر آئے گا۔ لیکن ہمیں بتایا جائے کہ میاں صاحب بحیثیت مصلح کس صدی کے سر پر آئے ہیں؟"

ہماری طرف سے غیر مبایعین کے "مستند" علماء کو یہ کھلا چیلنج ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا ثبوت پیش کریں۔ کوئی مرفوع متصل حدیث نہیں ضعیف روایت ہی سہی۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے "ہر مصلح" کے لئے صدی کے سر پر آنا بیان فرمایا ہو۔

واضح رہے کہ یہاں وہ حدیث پیش کرنا بے سود ہو گا جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر صدی کے سر پر ایک مجدّد دین آنے کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ کیونکہ اس میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کے معنے صرف یہ ہیں کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدّد دین ضرور آئے گا۔ صدی کے دوران میں کسی مصلح کے آنے کو یہ حدیث مانع نہیں ہے۔

مکرم مولوی ظفر محمد صاحب فاضل۔ اور جناب ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم گجراتی کے مطالبات سے تنگ آ کر شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری ان کو غیر مستند کہتے ہوئے نہیں تھکتے حالانکہ غیر مبایعین کا بڑے سے بڑا عالم بھی علم و فضل میں ان کا حریف نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ شیخ صاحب کے مقابلہ میں ان کے مضامین سے اس کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ لیکن جس شخص نے مذکورہ بالا الفاظ غیر مبایعین کے سالانہ جلسہ میں کہے ہیں۔ اس کی "فضیلت" کا تو خیر ذکر ہی کیا حیرانی کی بات یہ ہے۔ کہ جن لوگوں نے بھرے جلسہ میں یہ الفاظ سُنے اور خاموش رہے۔ اور پھر انہیں اپنے آرگن میں بڑے فخر سے شائع کیا۔ ان کے متعلق کیا رائے قائم کی جائے

چند ماہ کے عرصہ میں غیر مبایعین کی یہ دوسری صریح ناجائز اور خلاف دیانت کارروائی ہے۔ جس سے انہوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات کے خلاف اثر پیدا کرنا چاہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے ہاتھ میں اب روایات وضع کرنے اور جھوٹی باتوں کے سوا کچھ نہیں رہا۔ لیکن کیا وہ جھوٹ سے کامیاب ہو جائیں گے؟

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعلِ بے بہا کے سامنے

خاکسار علی محمدؐ اجمیری

آسمانی بادشاہت از روئے انجیل

عیسائی صاحبان اس بات پر بڑا زور دیتے ہیں۔ کہ آسمانی بادشاہت سے مراد حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا نزول ہے۔ اب انجیل کے روسے ہم دیکھتے ہیں کہ کیا واقعی آسمانی بادشاہت سے مراد حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا آنا ہے۔ یا ان کے کسی مثیل کا۔

حضرت عیسےٰ علیہ السلام سے پہلے یوحناؑ بپتسمہ دینے والے نے اپنی نبوت کا اعلان کیا۔ اور یہ منادی شروع کی "توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے۔" (متی ۳/۲)

اس سے یہ صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت یوحناؑ کے بعد آسمان کی بادشاہت کے آنے کی امید تھی۔ اور انجیل یہ بھی بتاتی ہے۔ کہ حضرت یوحنا کی نبوت کے دعویٰ کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ مگر آسمانی بادشاہت کو اپنے وجود پر نہ لگایا۔ بلکہ یہی کہا کہ:۔

"توبہ کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے۔" (متی ۴/۱۷)

کیا خوب! بالکل وہی الفاظ جو حضرت یوحناؑ نے فرمائے تھے۔ وہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے فرمائے۔ اگر حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے کہ آسمان کی بادشاہی آگئی ہے تو فیصلہ تھا۔ مگر حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت یوحناؑ ہر دونوں یک زبان ہو کر آسمان کی بادشاہی کے نزدیک آنے کی منادی کرتے ہیں۔ اور خوشخبری دیتے ہیں۔ کہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ آسمان کی بادشاہت نہ حضرت یوحناؑ کے ساتھ وابستہ تھی نہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ۔ بلکہ کسی تیسرے وجود کے ساتھ وابستہ ہے جو ان دونوں کے بعد آنے والا تھا۔ کیونکہ ان دونوں کا زمانہ تو تقریباً تقریباً ایک ہی تھا۔

سنیئے:۔ تیسرے وجود کے متعلق حضرت یوحنا فرماتے ہیں "میں تو تم کو توبہ کے لئے پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں۔ لیکن جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے زور آور ہے۔ میں اس کی جوتیاں اٹھانے کے لائق نہیں۔ وہ تم کو روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔ اس کا چھاج اس کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کرے گا۔ اور اپنے گیہوں کو تو کھاتے میں جمع کرے گا۔ مگر بھوسے کو اس آگ میں جلائے گا جو بجھنے کی نہیں۔" (متی ۳/۱۱ و ۱۲)

پس آسمانی بادشاہت سے مراد وہ زور آور انسان ہے جس کی جوتیاں اٹھانا بھی حضرت یوحناؑ قابل فخر سمجھتے ہیں۔ کیا یہ انسان حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہیں۔ کیا حضرت عیسےٰ علیہ السلام وہی تو نہیں جنہوں نے حضرت یوحنا کی بیعت کی۔ تب کہیں ان پر روح القدس نازل ہوا۔ پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کس طرح وہ وجود ہو سکتے ہیں۔ جو حضرت یوحناؑ سے زور آور ہوں۔ پھر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کس طرح وہ زور آور وجود ہو سکتے ہیں جس نے روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دینا تھا؟ نہیں آگ کو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں۔ وہ تو صرف روح القدس سے بپتسمہ دیتے تھے۔ (دیکھئے مرقس باب ۱ آیت ۸)

پھر کیا حضرت عیسےٰ علیہ السلام وہ زور آور وجود ہو سکتے ہیں۔ جو اپنے کھلیان کو خوب صاف کریگا۔ اور اپنے گیہوں کو تو اپنے کھاتے میں جمع کریگا۔ مگر بھوسے کو اس آگ میں جلائیگا جو بجھنے کی نہیں؟ نہیں ہرگز نہیں! ان سے تو بارہ ۱۲ حواری بھی صاف نہ ہو سکے۔ ایک نے تیس ۳۰ روپے رشوت لے کر پکڑوا دیا۔ دوسرے نے حضرت مسیح کے منہ پر تھوکا۔ اور باقی پولیس کو دیکھ کر بھاگ گئے (انجیل متی ۲۶/۵۶)

نہ بیچارے مسیح کو کوئی طاقت ملی۔ نہ کسی گیہوں کو جمع کر سکا۔ نہ کسی بھوسے کو جلا سکا۔ بلکہ بڑی حسرت سے یہ کہتے ہوئے زندگی گذار گیا کہ "لومڑیوں کے لئے بھٹ ہیں مگر ابن آدم کے لئے سر چھپانے کی جگہ نہیں۔" کیا یہ زور آور ہونے کی نشانی ہے؟ کیا یہ کھلیان کو صاف کرنا ہے۔ کیا یہی بھوسے کو جلانا ہے؟

سنئے! روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دینے والا وہ نبی تھا جو ان دونوں کے بعد آیا۔ اور جس کو یوحنا باب ۱ آیت ۲۱ میں "وہ نبی" کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ "وہ نبی" کی تفسیر کیلئے دیکھئے کتاب مقدس استثناء ۱۸/۱۵ تا ۲۲ "حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے" خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے تیری ہی مانند ایک نبی برپا کرے گا..... میں انکے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرونگا۔"

کیا اس پیشگوئی کے مطابق حضرت عیسےٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند تھے؟ نہیں۔ موسےٰ علیہ السلام صاحب شریعت نبی تھے اس لئے کوئی شریعت والا نبی ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند ہو سکتا تھا

پس آسمانی بادشاہت کا مالک روح القدس ۱ اور آگ سے بپتسمہ دینے والا۔ صاحب شریعت نبی حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور یوحنا علیہ السلام کے بعد آنیوالا "دنیا کا سردار" (یوحنا ۱۴/۳۰) دنیا بہزار فرشتہ خصلت صحابہؓ کے ساتھ آنیوالا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا جس نے کھلیان کو خوب صاف کیا۔ اور کفار کے بھوسے کو خوب جلایا۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار تجھ پر لاکھوں اسلام جس کی جوتیوں کا تسمہ کھولنا بھی نبیوں نے فخر سمجھا۔

خاکسار محمد اشرف واقف زندگی۔

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۹۲۳۸- منکہ محمد حسین ولد چوہدری شاہ محمد صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۱۲ء ساکن خانزال ڈاکخانہ فتح پور ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمد معہ الاؤنس ۵۸/- روپے ہے۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میری جائداد ایک قطعہ اراضی دارالبرکات شرقی قادیان ۱۳½ مرلہ ایک قطعہ ناصرآباد قادیان دس مرلہ۔ ان دونوں قطعوں کی قیمت بسلسلہ وقف جائداد تحریک جدید ۷۵۰ روپے لگائی گئی ہے۔ دو تانگے قیمتی ۱۰۰۰/- روپے۔ نقد ۶۰۰/-۔ میں اس تمام جائداد اور آمدنی کی وصیت ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- محمد حسین موصی۔ گواہ شد:- حکیم محمد عبداللطیف گجراتی۔ گواہ شد:- شیخ عبدالغنی آنریری انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۲۴۰- منکہ محمد لطیف ولد مولوی بشیر احمد صاحب قوم جٹ بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۱۵ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع رہانہ سہو ڈاکخانہ جودھپور ضلع ملتان صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۱۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اسوقت ½ مربعہ واقعہ موضع رہانہ سہو ضلع ملتان میں ہے۔ میں اس کا واحد مالک ہوں۔ میں اس جائداد اور ماہوار آمد مبلغ ۵۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:- محمد لطیف موصی۔ گواہ شد:- محمد یوسف افندی۔ گواہ شد:- محمد امین دیہاتی مبلغ۔

نمبر ۹۲۳۷- منکہ شیخ محمد دین ولد شیخ مہتاب خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۷ء ساکن کھارا ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد ایک مکان خام و پختہ جس میں رہائش ہے قیمتی ۵۰۰/- روپے۔ اور اراضی ۱۵ گھماؤں ۲ کنال ۷ مرلہ واقعہ کھارا قیمتی ۵۰۰۰/-۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ کوئی جائداد اللہ تعالیٰ دے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ لینے کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- محمد الدین شیخ۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- محمد اسمٰعیل سیالکوٹی۔ گواہ شد:- عبداللہ سیالکوٹی۔

نمبر ۹۲۳۶- منکہ محمود الحسن ولد حافظ الٰہی بخش صاحب پیشہ تجارت و زراعت عمر ۲۳ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن خانپور ملکی ڈاکخانہ تارا پور ضلع مونگھیر صوبہ بہار بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری زمین زرعی دو بیگھہ ہے۔ قیمتی اندازاً ۲۰۰۰/- روپیہ۔ اس کے علاوہ میں تجارت کرتا ہوں۔ آمد تقریباً ۵۰ روپیہ ماہوار ہے۔ میں اپنی آمد اور جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے وقت اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:- محمود الحسن موصی۔ گواہ شد:- عطا محمد صدر دارالبرکات شرقی قادیان۔ گواہ شد:- افضال احمد قریشی دارالبرکات قادیان۔

نمبر ۹۲۳۵- منکہ محمد شریف ولد چوہدری محمد یار صاحب قوم جٹ کاٹھواں پیشہ زمینداری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن گنگھیالیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی ۲۵ بیگھہ کے ۱/۵ حصہ کا میں مالک ہوں۔ اس کی قیمت میرے حصہ کی ۱۵۰۰/- روپیہ ہوتی ہے۔ اراضی مرہونہ ۱۰۷۱ روپے ہے۔ اس جائداد اور آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جسقدر جائداد اسکے علاوہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- محمد شریف موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- غلام حیدر نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۲۳۴- منکہ محمد احمد ولد خان میر خان صاحب قوم افغان پیشہ ڈاکٹری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ٹھل کوہاٹ ڈاکخانہ ٹھل ضلع کوہاٹ صوبہ سرحد بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد کوئی نہیں ہے۔ میری آمد ۳۰۰/- روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- محمد احمد افغان۔ بقلم خود بازار ٹھل کوہاٹ۔ گواہ شد:- صاحبزادہ محمد طیب امیر جماعت احمدیہ سرائے نورنگ۔ گواہ شد:- زرغن شاہ احمدی۔ درگئی۔

نمبر ۹۲۳۲- منکہ حکیم محمد اسمٰعیل ولد مولوی جلال الدین صاحب قوم جٹ کھوکھر پیشہ زمینداری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پیر کوٹ ڈاکخانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۲/۴۵ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ اراضی تعدادی ۸۴ کنال بلا شرکت غیرے ہے۔ نیز سالانہ آمد بابت پیشہ طبابت ہوتی ہے۔ جو غیر معین ہوتی ہے۔ میں اس جائداد و آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ نیز یہ جائداد وقف شدہ تحریک جدید ہے۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا۔ یا میرے مرنے پر ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- حکیم محمد اسمٰعیل بقلم خود موصی۔ گواہ شد:- عبدالرحمٰن سکرٹری تبلیغ۔ گواہ شد:- چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۲۳۱- منکہ محمد ابراہیم ولد چوہدری کرم داد صاحب قوم جٹ ہنجرا پیشہ زمینداری عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن پریم کوٹ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت ۱۷۸ کنال بلا شراکت غیرے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- محمد ابراہیم۔ سکرٹری مال پریم کوٹ۔ گواہ شد:- خوشی محمد موصی۔ گواہ شد:- چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۲۳۰- منکہ محمد ابراہیم نومسلم ولد میاں غازی احمد قوم سرائے احمدی۔ پیشہ مزدوری عمر ۳۳ سال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت ایک مکان ہے۔ جس کی قیمت ۴۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمدنی غیر معین ہے۔ جو اندازاً ۳۵ روپیہ ہے۔ میں اپنی جائداد اور آمد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- محمد ابراہیم نومسلم۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:- چوہدری محمد ابراہیم سکرٹری مال۔ گواہ شد:- چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۱۸۵- زینب بیگم زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب قوم ارائیں عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات قادیان۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر بذمہ خاوند ایک ہزار روپیہ۔ زیورات طلائی ۱۴ ماشہ نقد ۴۰۰ روپیہ۔ مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- زینب بیگم موصیہ۔ گواہ شد:- محمد الدین

اتور دار البرکات۔ گواہ شد:۔ نصیر احمد واقف زندگی متعلم جامعہ احمدیہ۔

نمبر ۹۲۲۲ ۔ منکہ کرم الٰہی ولد عبیدا صاحب قوم پیشہ کاشت عمر ۸۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن بھڈیار ڈاک خانہ اٹاری ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ / ۱۱ / ۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد مبلغ ۔/۴۰ روپیہ نقد ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری سالانہ آمد فی ۔/۵۰ روپیہ ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا کرم الٰہی موصی۔ گواہ شد:۔ مستری محمد الدین امرتسری۔ دار الرحمت قادیان۔ گواہ شد:۔ حکیم علی احمد دیہاتی مبلغ۔

نمبر ۹۲۱۹ ۔ منکہ ڈاکٹر فضل الرحمن ولد پیر برکت علی صاحب قوم جالپ راجپوت پیشہ پریکٹس طب عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن رتمل ڈاک خانہ پاہڑھیانوالی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱ / ۱۱ / ۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اراضی زرعی آٹھ ایکڑ ہے جس میں ہم یعنی میں اور پیر عبد العلی صاحب اور تین ہمشیرگان حصہ دار ہیں۔ اور قریباً ساڑھے ۳ مرلہ زمین قادیان میں ہے۔ ایک مکان واقعہ رتمل مشترکہ ہے۔ میں مذکورہ بالا جائداد میں سے اپنے حصہ کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری ماہوار آمدنی ۔/۹۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ آمدنی کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: فضل الرحمن ساکن رتمل۔ حال وارد سانگھڑ۔ ڈاک خانہ خاص ضلع نواب شاہ سندھ۔ گواہ شد: عبد اللہ خان دار الفتوح۔ گواہ شد: عطا محمد صدر دار البرکات شرقی قادیان۔

نمبر ۹۲۱۸ ۔ منکہ فتح الدین ولد امام بخش قوم گوندل پیشہ زمینداری عمر ۲۰ سال تاریخ

بیعت ۱۹۰۵ء ساکن پیر کوٹ ڈاک خانہ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ / ۱۲ / ۳۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد ۔/۳۰۰ روپیہ۔ اس کے علاوہ میرا گزارہ کاشتکاری پر ہے۔ جو مبلغ ۲۰۰ روپیہ سالانہ ہوتی ہے۔ میں اپنی جائداد اور آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا۔ اس کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ فتح الدین موصی۔ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ حکیم محمد اسمٰعیل پریذیڈنٹ۔ گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۹۲۰۲ ۔ منکہ صفیہ بنت عبد السلام صاحب بھٹی قوم راجپوت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال کسوموں ڈاک خانہ کینیا کالونی افریقہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ / ۱۱ / ۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد ۵۰۰ شلنگ نقد اور ایک تولہ زیور طلائی قیمتی ۱۰۰ شلنگ ہے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ صفیہ بنت عبد السلام بھٹی۔ گواہ شد:۔ عبد السلام بھٹی۔ گواہ شد:۔ شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مشرقی افریقہ۔

نمبر ۹۲۱۵ ۔ منکہ غلام فاطمہ زوجہ عبد الرحمن صاحب قوم ڈڈا عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن سمراء تحصیل لودہراں ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ / ۱۱ / ۳۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ حق مہر جو اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں نقد ۱۲۵ روپیہ۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گی اس کی اطلاع دوں گی۔ میرے مرنے پر جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ:۔ غلام فاطمہ موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ عبد الرحمن خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ چوہدری خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم سید ارشد علی صاحب لکھنوی کچھ روز سے بیمار ہیں (۲) عبد الرحیم صاحب متوطن رشی نگر کشمیر قادیان میں بعارضہ نمونیہ بیمار ہے (۳) سید محمد ہاشم صاحب دہرہ یا عرصہ سے بیمار رہیں (۴) محمد سلیمان صاحب جمشید پور کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۵) شیخ جلال الدین صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۶) بابو نذیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ دہلی خود اور ان کا بچہ بیمار ہیں (۷) اہلیہ صاحبہ بابو محمد یونس صاحب دہلی بیمار ہیں (۸) اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محبوب الرحمن صاحب بنگالی دار الفضل بیمار ہیں (۹) عبد الحکیم صاحب محلہ دار الرحمت کا لڑکا ذکاء اللہ خان مصر میں بیمار ہے (۱۰) شیخ محمد رفیق صاحب بمبئی کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں (۱۱) رحمت اللہ خان صاحب لاہور (۱۲) مولوی سید ضیاء الحق صاحب سونگھڑہ بیمار رہیں (۱۳) چوہدری غلام حیدر صاحب گنجیالیاں بیمار ہیں (۱۴) منشی جلیب احمد صاحب کاتب الفضل بیمار رہیں۔ (۱۵) چوہدری ... محمد صاحب ... بعض مشکلات میں ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا کریں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کلکتہ ۳۱ر جنوری۔ کل ایک جلسہ میں مسٹر آصف علی اروانا نے تقریر کرتے ہوئے ہندوستانی تاجروں سے اپیل کی۔ کہ وہ ملکی تجارت کو فروغ دینے کے لئے اور برطانیہ سے غلامی کے خلاف احتجاج کے پیش نظر یورپین مال کا کلیۃً بائیکاٹ کردیں۔

دہلی ۳۱ر جنوری۔ مولانا ابوالکلام آزاد صدر کانگرس کمیٹی آج کراچی روانہ ہونے والے تھے۔ مگر خرابی صحت کے باعث آپ نے اپنا پروگرام ملتوی کردیا۔ اب وہ ۲ یا ۳ فروری کو جائیں گے۔

بمبئی ۳۱ر جنوری۔ صوبائی لیجسلیچر کے لئے کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی آخری تاریخ ۱۱ر فروری مقرر ہوئی ہے۔ ۱۱ر مارچ کو پولنگ شروع ہوگا۔ اور ۱۳ر مارچ کو رائے شماری ہوگی۔

کراچی ۳۱ر جنوری۔ مسٹر دیش مکھ نے ایک بیان میں بتایا کہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے بسانے کے بارے میں جنرل سمٹس نے جو بیان دیا تھا۔ میں جلد ہی اس کے متعلق کوئی سمجھوتہ کرنے والا ہوں۔

رنگون ۳۱ر جنوری۔ جو ہندوستانی نمائندے ملایا میں غریب ہندوستانی مزدوروں کی خستہ حالی کا معائنہ کرنے گئے تھے۔ اب واپس آنے والے ہیں۔ کل رنگون میں ایک جلسہ میں انہوں نے بتایا۔ کہ مزدوروں کی حالت نہایت دگرگوں ہے۔ اکثر ان میں سے بیمار ہیں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے عرصہ سے کھانا نہیں کھایا۔ بہت سے ہندوستانی سیاسی وجوہ کی بناء پر نظر بند ہیں۔

رنگون ۳۱ر جنوری۔ حکومت ہند کا وہ وفد جسے برما سے چاول مہیا کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا۔ کل یہاں پہنچ گیا۔ امید ہے کہ برما سے کافی مقدار میں چاول مل سکے گا۔

الہ آباد ۳۱ر جنوری۔ برطانوی پارلیمانی وفد کے ۸ ممبر آج جمشید پور سے یہاں پہنچ گئے ہیں اور آج شام کو پنڈت نہرو سے مسز وجے لکشمی پنڈت کی معیت میں وفد سے ملاقات کی۔

لنڈن ۳۱ر جنوری۔ آج ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ ناروے کے فارن منسٹر مسٹر لی کو بالاتفاق سیکیورٹی کونسل کا سیکرٹری منتخب کرلیا گیا ہے۔

کراچی ۲۹ر جنوری۔ سندھ اسمبلی کی ۳۵ نشستوں میں سے ۲۲ کے الیکشن کا نتیجہ برآمد ہوچکا ہے۔ آخری نتائج کے مطابق

مختلف پارٹیوں کی پوزیشن حسب ذیل ہے۔ کانگرس (ایک لیبر ممبر سمیت) ۲۰۔ مسلم لیگ ۲۴۔ نیشنلسٹ مسلم چار۔ سید گروپ چار یورپین تین۔ کل ۵۵۔ ابھی دو ہندو اور تین مسلم نشستوں کے نتیجہ کا انتظار کیا جارہا ہے۔

لنڈن ۳۰ر جنوری۔ کل اینگلو امریکن کمشن کے سامنے شام اور لبنان کے برطانوی سفیر نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ فلسطین میں اگر یہود کی حکومت قائم ہوگئی۔ تو عربوں کو ایک مستقل مصیبت کا سامنا کرنا پڑیگا۔ اور ان کی ترقی میں سخت روک حائل ہوجائے گی۔

نئی دہلی ۳۰ر جنوری۔ آج ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ مہاراجہ ریوا کے تخت سے دستبردار ہو جانے پر مہاراجہ مرتند سنگھ بہادر ولیعہد کو ان کا جانشین تسلیم کرلیا گیا ہے۔ ولیعہد کی عمر اس وقت ۲۳ سال کی ہے۔

لنڈن ۳۰ر جنوری۔ مسٹر جیک لاسن وزیر حرب نے کل دارالعوام میں بتایا۔ کہ ۷ر اگست ۱۹۴۲ء سے اخیر جنوری ۱۹۴۵ء تک ملایا اور سماٹرا میں برطانوی افواج پر چار ملین پونڈ صرف ہوئے۔

لنڈن ۳۱ر جنوری۔ پچھلے مہینہ حکومت مصر نے برطانیہ کو چٹھی بھیجی تھی۔ کہ مصر اور برطانیہ کے معاہدہ میں بعض تبدیلیوں کی ضرورت ہے۔ اب جنگ ختم ہو جانیکی وجہ سے حالات بہت متغیر ہو چکے ہیں۔ اس لئے اس پر نظر ثانی کی جائے۔ برطانیہ نے آج اس چٹھی کا جواب شائع کردیا ہے۔ اور اپنے سفیر مقیم قاہرہ کو ہدایت دی ہے۔ کہ وہ اس پر غور کرے۔

دہلی ۳۱ر جنوری۔ آج صبح سنٹرل اسمبلی میں سید غلام بھیک صاحب نارنگ (مسلم لیگ) نے ایک ریزولیوشن پیش کیا۔ جس میں حکومت سے درخواست کی۔ کہ ایک ایمرجنسی آرڈر کے ذریعہ دستی مشینوں پر کام کرنے والوں کو سوت کی کل پیداوار کے ½ کی بجائے ⅓ حصہ دلایا جائے۔ آپ نے کہا کہ ہندوستان میں ایک کروڑ سے زیادہ باشندے دستی مشینوں پر کپڑا تیار کرکے گذارہ کرتے ہیں۔ اگر ان کے لئے پورا سوت مہیا نہ کیا گیا۔ تو انہیں سخت مصیبت کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اس پر یہ ترمیم پیش کی گئی۔ کہ جب تک ہندوستان میں اس قدر سوت اور کپڑا تیار ہونا شروع نہیں ہوجاتا۔ جو اس کی ضروریات کے لئے کافی ہو۔ اس وقت تک غیر ممالک میں بھیجنا بند کردیا جائے۔ اس کے بعد سپلائی ممبر نے کہا۔ کہ حکومت ہند کو ہاتھ سے کپڑا بنانیوالوں سے پوری پوری ہمدردی ہے۔ اور ان کی مشکلات کا احساس ہے۔ اس کے لئے بہت جلد مفید اقدامات کئے جائیں گے۔ لیکن اگر بحالات موجودہ کارخانوں کے سوت کو کم کرکے ان کو زیادہ سوت دیا گیا۔ تو لامحالہ کارخانوں میں کام کرنیوالوں پر بڑا اثر پڑے گا۔ اور ملک میں بیکاری شروع ہوجائیگی۔ ان مشکلات کو رفع کرنے کے لئے حکومت سوت کی پیداوار کو بڑھانے کی خاطر ہند میں مشینری تیار کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور پرانی مشینوں کی جگہ نئی مشینیں لانا چاہتی ہے۔ ابھی بحث ختم نہ ہوئی تھی۔ کہ اجلاس ختم ہوگیا۔ آج تیسرے پہر ایک کانگرسی ممبر نے تحریک التوائے بحث پیش کی جو بغیر استصواب رائے پاس ہوگئی۔ اس میں کہا گیا۔ کہ اس اعلان کے باوجود کہ ہندوستان کے نظم و نسق کے کام پر ہندوستانیوں کو ہی مامور کیا جائیگا۔ انڈین سول سروس اور انڈین پولیس سروس میں یورپین کو مستقل اسامیاں دی جارہی ہیں۔ حکومت ہند کے ہوم ممبر نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا۔ کہ یورپین کو سب عارضی اسامیوں پر متعین کیا گیا ہے۔ اور ان پر یہ واضح کردیا گیا ہے۔ کہ فوج سے واپس آنے والے امیدواروں کے لئے وہ جگہ خالی کردیں گے۔ اس پر آج کا اجلاس ختم ہوگیا۔

دس مبلغین کی فوری ضرورت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیرونی ممالک کے لئے دس مبلغین کا مطالبہ فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

(۱) میں تمام ایسے واقفین کو جن کو بلایا نہیں گیا، گو وہ اعلیٰ تعلیم نہ رکھتے ہوں۔ لیکن وہ سمجھتے ہوں۔ کہ وہ مبلغ کا کام سنبھال لیں گے۔ اس غرض کے لئے بلاتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں۔ کہ وہ اپنے ناموں سے ہمیں اطلاع دیں۔

(۲) اگر کوئی ایسے نوجوان ہوں۔ جو انٹرنس یا ایف۔اے پاس ہوں۔ لیکن وہ قرآن کریم کا ترجمہ جانتے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ رکھتے ہوں۔ دینی امور سے واقفیت رکھتے ہوں۔ تو ایسے نوجوانوں کو بھی جلدی باہر بھیجا جاسکتا ہے۔

(۳) یہ وقت ہے۔ کہ جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں وقف کرکے اس کامیابی اور کامرانی کو حاصل کرسکتے ہیں۔ جو اس زمانہ میں احمدیت کے لئے مقدر ہے۔

(۴) ہماری جماعت میں ابھی بہت سے نوجوان ایسے ہیں۔ جنہوں نے اپنی زندگیاں وقف نہیں کیں اگر وہ اپنی زندگیاں وقف کریں۔ تو میرے نزدیک وہ سلسلہ کے لئے مفید وجود ثابت ہوسکتے ہیں

(۵) کتنے افسوس کی بات ہوگی۔ کہ تبلیغ اسلام کے لئے دس آدمیوں کی ضرورت ہو۔ اور وہ بھی پوری نہ ہو۔ (الفضل ۳۰ر جنوری ۱۹۴۶ء)

اسی طرح بیرون ہند میں مدرسین کی بھی ضرورت ہے۔ جو ٹرینڈ ہوں۔ S.A.V. کا یا B.T۔ تنخواہیں معقول ہیں۔ تبلیغ کے مواقع بھی مل جائیں گے۔ (انچارج تحریک جدید)

امیدواران پنجاب اسمبلی کے متعلق ضروری اعلان

کل مورخہ اکتیس جنوری ۱۹۴۶ء کی اشاعت الفضل میں یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ ملک عمر علی صاحب حال مقیم ملتان کو یہ اختیار دیا گیا ہے۔ کہ وہ مقامی جماعتوں کے مشورے سے جس امیدوار کے حق میں فیصلہ کا اعلان کریں۔ اس کی تعمیل کی جائے۔ اس تعلق میں ملک عمر علی صاحب کی دو تاریں مندرجہ ذیل امیدواروں کے حق میں موصول ہوئی ہیں۔

	نام جگہ	نام امیدوار	نام پارٹی
(۱)	کبیروالہ	سید جنبش شاہ صاحب گردیزی	یونی نسٹ
(۲)	لودھراں	ملک محمد نواز صاحب بوبہ	یونی نسٹ

مزید اطلاعات

۱	تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ	سید ناصرالدین شاہ صاحب	یونی نسٹ
۲	” وزیرآباد	میجر راجہ محمد عبداللہ خانصاحب	آزاد

۳ اضلاع حصار۔ رہتک۔ گوڑگاؤں۔ کرنال۔ میانوالی۔ جھنگ اور راولپنڈی کی جماعتیں حسب فیصلہ مجلس مشاورت دیہاتی انتخاب میں باکثرت رائے فیصلہ کرکے امیدواروں کی مدد کریں۔ اور نظارت کو اطلاع دیں۔ (ناظر امور عامہ)